

انہوں نے دین کو سمجھ کر اور اس پر عمل کر کے اسے پہچانا ہے، نہ صرف نقل و ماعت سے اسے جانا ہے۔ یوں تعلم کے راوی بہت ہیں مگر اس پر عمل پیرا ہو کر اس کی نگہداشت کرنے والے کم ہیں۔

--☆☆--

خطبہ (۲۳۷)

جن دولیں میں عثمان ابن عفان محاصرہ میں تھے تو عبد اللہ ابن عباس ان کی ایک تحریر لے کر امیر المؤمنین علیہ السلام کے پاس آئے جس میں آپ سے خواہش کی تھی کہ آپ اپنی جا گیر یعنی کی طرف چلے جائیں، تاکہ خلافت کیلئے جو حضرت کاتام پکارا جا رہا ہے اس میں کچھ کمی آجائے اور وہ ایسی درخواست پہلے بھی کر رکھے تھے جس پر حضرت نے ابن عباس سے فرمایا:

اے ابن عباس! عثمان تو بس یہ چاہتے ہیں کہ وہ مجھے اپنا شتر آب کش بنالیں کہ جوڑوں کے ساتھ کبھی آگے بڑھتا ہے اور کبھی بچھے ہتا ہے۔ انہوں نے پہلے بھی یہی پیغام بھیجا تھا کہ میں (مدینہ سے) باہر نکل جاؤں اور اس کے بعد یہ کہلوا بھیجا کہ میں پلٹ آؤں، اب پھر وہ پیغام بھیجتے ہیں کہ میں یہاں سے چلا جاؤں۔ (جہاں تک مناسب تھا) میں نے ان کو بچایا، اب تو مجھے ڈر ہے کہ میں (ان کو مدد دینے سے) کہیں نہ ہگارنے ہو جاؤں۔

--☆☆--

خطبہ (۲۳۸)

(اپنے اصحاب کو آمادہ جنگ کرنے کیلئے فرمایا)

خداؤند عالم تم سے ادائے شکر کا طلبگار ہے اور تمہیں اپنے اقتدار کا مالک بنایا ہے اور تمہیں اس (زندگی کے) محدود میدان میں مهلت دے رکھی ہے، تاکہ سبقت کا انعام حاصل کرنے میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرو، کمریں مضبوطی سے کس لو اور دامن گردان لو۔

عَقْلُوا الدِّينَ عَقْلٌ وَعَيَّةٌ وَرَعَيَّةٌ، لَا
عَقْلَ سَيَاعٌ وَرَوَايَةٌ. فَإِنَّ رُوَاةَ الْعِلْمِ كَثِيرٌ
وَرُعَاعَاتُهُ قَلِيلٌ.

-----☆☆-----

(۲۳۷) وَمِنْ كَلَامِ لَهُ عَلَيْهِ الْحَلَامُ

قَالَهُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ وَقَدْ جَاءَهُ
بِرِسَالَةٍ مِنْ عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْمُورٌ يَسْكُلُهُ
فِيهَا الْخُرُوجُ إِلَى مَالِهِ يَبْيَعُ يَقِيلُ هَتْفُ النَّاسِ
بِاسْمِهِ لِلْخِلَافَةِ بَعْدَ أَنْ كَانَ سَئَلَهُ مِثْلَ
ذِلِّكَ مِنْ قَبْلُ، فَقَالَ عَلَيْهِ اللَّهُ أَعُوذُ بِكُلِّ

يَابْنَ عَبَّاسٍ! مَا يُرِيدُ عُثْمَانُ
إِلَّا أَنْ يَجْعَلَنِي جَمِيلًا نَاضِحًا بِالْغَرْبِ:
أُفْلِيلُ وَأُدِيرُ! بَعْثَ إِلَيَّ أَنْ أَخْرُجَ،
ثُمَّ بَعْثَ إِلَيَّ أَنْ أَقْدَمَ، ثُمَّ هُوَ
الآن يَبْعَثُ إِلَيَّ أَنْ أَخْرُجَ! وَاللَّهُ!
لَقَدْ دَفَعْتُ عَنْهُ حَقِّيْ خَشِيتُ
أَنْ أَكُونَ أَثْمَاءً.

-----☆☆-----

(۲۳۸) وَمِنْ كَلَامِ لَهُ عَلَيْهِ الْحَلَامُ

يَجْعُلُ فِيهِ أَصْحَابَهُ عَلَى الْجِهَادِ
وَاللَّهُ مُسْتَأْدِيْكُمْ شُكْرَهُ،
وَمُوزِّعُكُمْ أَمْرَهُ، وَمُمْهِلُكُمْ فِي مِضَارِ
مَحْدُودِهِ، لِتَتَنَازَعُوا سَبَقَهُ،
فَشَدُّوا عَقْدَ الْمَازِرِ، وَاطْهُوا فُضُولَ

الْخَوَاصِرِ، وَ لَا تَجْتَمِعُ عَزِيمَةٌ وَ لِيَنِيَّةٌ، مَا
بِلَدْهُمْتِ اور دعوتوں کی خواہش ایک ساتھ نہیں چل سکتی۔ رات کی گھری
نیندن کی مہموں میں بڑی کمزوری پیدا کرنے والی ہے اور (اس کی)
اندھیاریاں ہمت و جرأت کی یاد کو بہت مٹا دینے والی ہیں۔
الظُّلَمُ لِنَذَا كِبِيرُ الْهَمَمِ!

--☆☆--

-----☆☆-----

وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ، وَ عَلَى أَلِيهِ مَصَابِيحُ الدُّجُجِ وَ الْعُرُوَةُ الْوُثْقَى وَ سَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا
☆☆☆☆☆

